

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

واسع

مَطْبَعُ دُرِّ دَهْلِي از بوسْتِد
دُرِّ دَهْلِي دُرِّ دَهْلِي دُرِّ دَهْلِي

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای شفق زینب عاتق زار
 چو بان بوسے قاصد غنوار
 تو ہی روح روان عاتق بیت
 عشق و مہمان عاتق بیت
 طرب و توشہ لاتا سیما
 عاتق مردہ کو جب لاتا سیما
 بس نفی خاطر سان عاتق بیت

۲

تو ہی گویا زبان عاتق بیت
 تو ہی گویا لب و لہجہ عاتق بیت
 تو ہی گویا دل و دماغ عاتق بیت
 تو ہی گویا قاصد غنوار عاتق بیت
 تو ہی گویا روح روان عاتق بیت
 تو ہی گویا مہمان عاتق بیت
 تو ہی گویا طرب و توشہ عاتق بیت
 تو ہی گویا مردہ کو جب لاتا سیما عاتق بیت
 تو ہی گویا بس نفی خاطر سان عاتق بیت

<p>۱۰۰-۱۰۱</p>	
<p>دراخت قسطن</p>	<p>بسم اللہ الرحمن الرحیم</p>
<p>آج وہ غیر ونسی مٹی کی قسم کہانی میں ہاتھ ملتے ہیں تم و نکو جو یا آتی میں</p>	<p>خود بخود سفل جبر میں شر ماتی میں پاؤں بہان صبر و تحمل کی ادھی جاتی میں</p>
<p>مٹل مل جوا و نہیں نالہ کنان پاتا ہوں پہول کی طرح خوشی سی میں کہلا جاتا ہوں</p>	
<p>پہول کی گلی وہ شکر سے بچے گیا و لکا غما یہاں ہوا جو من محبت اور نہیں کچھ اگیا</p>	<p>ہو گئے قند کردہ ہوئی ہنی تنکار گلے مل مل کی ہم رونے لگے آخر کار</p>
<p>ہچکیاں دو دنوں طرف لگ گئیں روتی روتی بخت خوابیدہ سرے جاگ اور ہی سوتے سوتے</p>	
<p>اونکی روئی لگاتی جواہر پہنکے چہرے یوں تو سو مرتبہ قوت ہوئی اور مٹیا ہے</p>	<p>بیقراری نے ادھر سے لگائی سبکدلی وہ جو بہتی اونکی نہ ہمت لگتی پر لگتی</p>
<p>قتل کرتا ہے وہ گردن کا جھکا ادا لگا تیج ابرو کی طرح سر نہیں اور ہمت اور لگا</p>	

۱۰۱-۱۰۲
 تو ہی گویا زبان عاتق بیت
 تو ہی گویا لب و لہجہ عاتق بیت
 تو ہی گویا دل و دماغ عاتق بیت
 تو ہی گویا قاصد غنوار عاتق بیت
 تو ہی گویا روح روان عاتق بیت
 تو ہی گویا مہمان عاتق بیت
 تو ہی گویا طرب و توشہ عاتق بیت
 تو ہی گویا مردہ کو جب لاتا سیما عاتق بیت
 تو ہی گویا بس نفی خاطر سان عاتق بیت

ہون وہ کریمان کی چیت غلبہ
 حلقہ فردمان از در سہا
 ہونا کی اس قدر مراد
 سارا ہر شہر کا نام
 کہہ دینی باہم
 کہہ دینی باہم
 کہہ دینی باہم
 کہہ دینی باہم

حق بجانب ہی نادان ہی دلسر ہستم	
چو چلے ہو چکے شہسب اب جانی دو	انتا پر یوں سے بگڑتے نہیں انسان
یہ نئی خند ہے خدا کی لئے منہ سے بولو	بات کرنا ہے مرزا ہر ہے یا گوئیے ہو
میرے کہنے کا نہ باور ہو نوشتہ لے لو	ضمائم انسان کے عوض چاہو فرشتہ لے لو
سہیل مست نہ پر آجاسے مہاری دیکھو	لیکن بجائے گی پر خاکین ساری دیکھو
سقدرتی کیا ہے ہمیں عاں سے دیکھو	متین کہانی ہیں حجت کو ہماری دیکھو
اپنے کچھ دل کی اچھی محسوس کہو اور سنو	بات ہی میری نہیں سننے ہو لو اور سنو
ہیے تو ہم ہی سینن آپ کو کیا ہے منظور	جو ہمیں چاہیے تھا خدا کیا تا مقدور
ہن میں اب سمجھا طاعت پہ ہنوی مقرر	خوبے گرمی کی ذرا دلچسپی کر ہی کا دور
یہ کہنڈ آپ کی ہی شان خدا کی کیا خوب	بات کرنا ہی سمجھتا ہوں میں تسی معیوب
یہ ہی گاہی لگاوت ہی ملے ہوں بیزار	آپ ہی اتنی ہوتی میری بلا کرتی ہر بار
دم اور بھتا ہے مری چہرے پر اتنا انگار	نور گرمی سنو ایک یہ ہی تو میں غیر طار
نہ ادھنایا ہے نہ ادھٹی گا یہ بھی باغدا	سہنہ لگانی ہی کی خوبی ہی تصور آجکا کیا
اخلاص نہیں یہاں ہے نفرت نفرت	ایسے غمزدہ سے دم اوکتا تا ہی نفرت نفرت
اتنا نہیں اترا تا ہے نفرت نفرت	پاؤں اتنی کوئی پہلاتا ہے نفرت نفرت

ہر سونے سے سونے نظر آیا
 نازک تر سے رنگ نالان ہیں
 دوست ہی یہ سونے ہیں غلام ہیں
 تنگ ہی سونے ہیں غلام ہیں
 ہر سے روئے ہر سے ہیں
 لائی ان زندگی سے سونے

۴

پاخانہ ہی شکل کو بھلا
 جی نہیں چاہتا کسی
 ہون اسی کو بھلا
 بل جز نفون کے باقی نہیں

باد و باران
 تیغ غم
 یاد آہوں کی جیکہ
 جہل بزمین جہے دکھائی
 لاغواب بادیہ و شہر کا نہیں
 کہ بگڑتا ہوں جو ہر وہ کجاں
 باو بی خال خال کی حد سے فزون
 کہ عجب ہوں جو کشتہ افزون
 کہ عجب کرتی ہے سجاتے
 کہ عجب جان لب لب آب
 دیوان ضامن (۴۵) دیوان مومن (۴۶) دیوان ذوق (۴۷) آفتاب دہخ (۴۸) مزیا و دہخ (۴۹)

سوتنی بولکسی چا شقی ہے
 بارانہ مہر سہلے چا شقی ہے
 سوتنی بولکسی چا شقی ہے
 بارانہ مہر سہلے چا شقی ہے

۳۳		وہ مجھ سے طاعت و غایت کیا ہے وہ خوش آمد و لمحاجت وہ تنہا کیا ہے
ابنہ امین بہنیں انوس نہ ایسا سمجھا نای اس دل کا برا ہو بہنیں اچھا سمجھا	سچ رہ کر ہی آتا ہے مین کیا سمجھا اچھ سمجھا تو یہ سمجھا کہ نہ کچھ تھا سمجھا	
۳۴		اب جو پچھتاتے مین پچھتاتے سے کیا ہوتا ہے سیکھتا ہے وہی سچان جو کچھ کہتا ہے
اس خوشامد کا معنا بہنیں مجھ پر کہہ لیتا مین وہی ہوں کہ جی جانتی تھی آپ بیا	آنکھو میری ملاقات سے اب فائدہ کیا کچھ نہ کچھ کون ہی نہ یاز کا کچھ پروا	
۳۵		آفتاب نے غرض اس جان سیکھے کب ہو نہ وہ عیار وہ تہا ز وہ خود مطلب ہو
بس سخن ساز ہو باتیں نہ بناؤ صاحب بندہ ہو شیار ہے اب ہو شیں اچھ صاحب	دشمن جان ہو محبت نہ جباؤ صاحب کسی نادان کو پر دم پر چڑھاؤ صاحب	
۳۶		اب نہ مجھے اس لجان بخش کا بوسہ سمجھ ہے یہ بلا تین مین بلا پیار تہا راد م ہے
صدے ہو لے بہنیں صاحب تنہا کی دولے یا وہ مین اپنے دل سودا کی کے	دن ہی مین پیش نظرات و رسوا کی سوز تہے تہے سدا باد یہ پیائی کے	
۳۷		آنسا ویکھ کے صورت مری رو دیتی تہے طعنوں سی بھر خجالت مین ڈھو دیتی تہے
۳۸		ایک دل چہر مریجان جنا تین لاکھوں ستم و جور کی تہا یہ ملا تین لاکھوں

سوتنی بولکسی چا شقی ہے
 بارانہ مہر سہلے چا شقی ہے
 سوتنی بولکسی چا شقی ہے
 بارانہ مہر سہلے چا شقی ہے

۹
 کسی بڑا ہے سچا بڑا
 کسی بڑا ہے سچا بڑا
 کسی بڑا ہے سچا بڑا
 کسی بڑا ہے سچا بڑا

۱۰
 سوتنی بولکسی چا شقی ہے
 بارانہ مہر سہلے چا شقی ہے
 سوتنی بولکسی چا شقی ہے
 بارانہ مہر سہلے چا شقی ہے

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 روضہ افروز کے شوقیوں کے لیے
 روضہ افروز کے شوقیوں کے لیے

روضہ افروز کے شوقیوں کے لیے
 روضہ افروز کے شوقیوں کے لیے
 روضہ افروز کے شوقیوں کے لیے

طوطی خط پہ لکھے بیجا ہے غرور اپنے ہنر کے میان سہو ہوٹل ہی شہور	میتن کرتے ہیں دھنچ مچت نکرو لوہی وقت ہی لمبا و حقاقت نکرو
اتہہ ہی باندہ چکے پاؤں پہ سر دھتہ ہیں جو مہتہ چاہتے تہا چاہ وہ کرتے ہیں	

تمام شہر اسوخت و شلق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کھنڈی ہندوئی ہندوئی ہوائے لکھنؤ
 تائر خور سرامی ہست لکھنؤ خور شید سان لرزان ہی اور فخری خجانی تہا مین
 سہنہ سی صاف بات نکل نہیں سکتی، سبکی کا گمان ہے سردی کے کثرت سے روات
 برف کا کوزہ ہے قلم ہے، اتہہ مین یا تہلی شورا ہے دم تحریر رزیمین سوتا
 ہوشم برابر مین طائر مضمون صفحہ قرطاس پر لوٹن کبوتر مین اگر کوئی رستم
 مثال ہی صورت پیر زلال ہے شاعر خونگی گرمی بازار سرد ہے عباد خط سے گرد
 برود ہے چہ سردی جو ایجا ہے تو سرد ہرے تو نکلے بجائے گرمیاں چو لے
 کیا ہی ہندوئی یہ خوبصورت مین آگی مہر محصلت ہستی اب ماہ طلعت مین سردی کے

روضہ افروز کے شوقیوں کے لیے
 روضہ افروز کے شوقیوں کے لیے
 روضہ افروز کے شوقیوں کے لیے

روضہ افروز کے شوقیوں کے لیے
 روضہ افروز کے شوقیوں کے لیے
 روضہ افروز کے شوقیوں کے لیے

دیکھو دیکھو جوتنہ جوتنہ
نظر آتا ہے غارتہ ویران
قطرہ

قطرہ

دیکھو دیکھو جوتنہ جوتنہ
نظر آتا ہے غارتہ ویران
قطرہ

قطرہ

دیکھو دیکھو جوتنہ جوتنہ
نظر آتا ہے غارتہ ویران
قطرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسی شہنائی ناہشتناوی جو فروش گندم نما سلطان کشور سو فانی شاہ ہند
ملک کی ادائیگی سے ستم اچھا د عالم ایجاد بائی بنائے ظلم و بیداد و امن زن آتش بھرا
گریبان چاک کن فرقت نصیبان قتل محزون والہ و مفتون شیفٹہ و مخزون
سیلے خور گرو و دن با صد حسرت و یاس اتنا کس کرتا ہے کہ جس ہنگام نافر جا
بعد غارتہ نیک انجام سے فلک تفرقہ پر و در کج باز اور زما دنا ساز جا نگار نے دورے ملوی
ہم جو رہی حضوی فیما بین ہمارے اور تہارے ولے اور سنان غم میرے ہلاک کو
سنبھالے شہد و سج لائق تقریر کے اور فرہ قابل تحریر کے نہیں ہے لے کماں پر
اگر یہ ہدف ناؤک بلا غم جدائی بیان کرے تو لب سے لب بزرگ لب سو فاجہ
حال گریہ اگر تحریر کرے تو کاغذ بری بزرگ ابر باران اشک افشائی کرے طین
سج دائرہ گرد آب قاصد آب روان کے طرح قصدر والے کرے فسانہ بتیابی
حل بیاب اگر لکھوں تو خط لوٹن کو تر کی طرح لٹا کرے قلم مرغ بسمل کی طرح صفحہ کاغذ
پریشا کرے استا و برق بالان جب کو کہتے ہیں مرا فسانہ ہے کچھ حقیقت نہ
کی کچھ حال بتیابا نہ ہے کچھ زندان ہے چمن بیابان زندگی سے تنگ اہل سے
بخک جی کیلے میٹھنے سے اوکتا ہے پریشی پریشائی لاتا ہے کہیں جاؤں توں
گہرا تپا ہے غرض کیطرح چمن نہیں آتا ہے بن تیرے گراخین جاتے ہیں غبار طلی
نظر آتے ہیں گل صورت خارا کہو نہیں کہہ سکتی ہیں جو انان چمن مہی ہر جگہ کہتی چمن
و گس نظرو نہیں دید چمن ہی کیو نہ سبزل زلف پریشان ہے غرض قطرہ بے تیرے چمن
خوش آتی سی لے سرفراز پہل چو ہے میری نظرو نہیں بزرگ ہے جو خیر گل کی

۱۵

دیکھو دیکھو جوتنہ جوتنہ
نظر آتا ہے غارتہ ویران
قطرہ

قطرہ

دیکھو دیکھو جوتنہ جوتنہ
نظر آتا ہے غارتہ ویران
قطرہ

ہی ہرگز نہ ہوئے عاشق نہ ہوئے
ہی ہرگز نہ ہوئے عاشق نہ ہوئے
ہی ہرگز نہ ہوئے عاشق نہ ہوئے
ہی ہرگز نہ ہوئے عاشق نہ ہوئے
ہی ہرگز نہ ہوئے عاشق نہ ہوئے
ہی ہرگز نہ ہوئے عاشق نہ ہوئے
ہی ہرگز نہ ہوئے عاشق نہ ہوئے
ہی ہرگز نہ ہوئے عاشق نہ ہوئے
ہی ہرگز نہ ہوئے عاشق نہ ہوئے
ہی ہرگز نہ ہوئے عاشق نہ ہوئے

پہنچی ہی وہ ہی مثل کمان ہر شکل ناک و کج بوی گل جگر کے چکر ہر قمران کو گو سے سر
پہنچی ہی وہ ہی مثل کمان ہر شکل ناک و کج بوی گل جگر کے چکر ہر قمران کو گو سے سر
پہنچی ہی وہ ہی مثل کمان ہر شکل ناک و کج بوی گل جگر کے چکر ہر قمران کو گو سے سر
پہنچی ہی وہ ہی مثل کمان ہر شکل ناک و کج بوی گل جگر کے چکر ہر قمران کو گو سے سر
پہنچی ہی وہ ہی مثل کمان ہر شکل ناک و کج بوی گل جگر کے چکر ہر قمران کو گو سے سر
پہنچی ہی وہ ہی مثل کمان ہر شکل ناک و کج بوی گل جگر کے چکر ہر قمران کو گو سے سر
پہنچی ہی وہ ہی مثل کمان ہر شکل ناک و کج بوی گل جگر کے چکر ہر قمران کو گو سے سر
پہنچی ہی وہ ہی مثل کمان ہر شکل ناک و کج بوی گل جگر کے چکر ہر قمران کو گو سے سر
پہنچی ہی وہ ہی مثل کمان ہر شکل ناک و کج بوی گل جگر کے چکر ہر قمران کو گو سے سر
پہنچی ہی وہ ہی مثل کمان ہر شکل ناک و کج بوی گل جگر کے چکر ہر قمران کو گو سے سر

دور جیسے وہ دیوار ہے
سخت جاسے نند گلستان
بستر غم سے ہی نہیں سکے
تا تو اسے ناک و اسے
دل ہے سرگرم ناک و اسے
چشم بھونک ناک و اسے
دور جیسے دل میں ناک و اسے

اور عشق کی کیا ہے
فقط

جان لب جگر و دیکھ کر
تبو کی ہی زبان ہے
کبین عاشق کی چوٹی
کب چرخ کار غم ہے
کب خطاب اب کے نقشے
کب چرخ کار غم ہے
کب خطاب اب کے نقشے
کب چرخ کار غم ہے

چرخ
چرخ
چرخ
چرخ
چرخ
چرخ
چرخ
چرخ
چرخ
چرخ

چنانچہ اس نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اس کو پہچان لیا ہے
 اب میں اس کو اپنے دل سے نکال دوں گا
 اب میں اس کو اپنے دل سے نکال دوں گا
 اب میں اس کو اپنے دل سے نکال دوں گا

کرنے لگے یہ کہ سر قدم بردہ رہنے لگے شراب کہن کو مہند سے لگائے عینم نو کو
 ولسی پہلایمی مینی ہی اوس ہنگام صورت جام شک کہو عین پر کر یہ عینم
 التماس کیا اور نکلے دلو کو خالی از داس کیا اس خون جگر بیا چھوٹے وہ جی
 بہائی دہے کباب کہ جودل جلا نہو یہ اسے تہنا نا آتشنا حیف صد حیف ہے یہ سوال
 وہ ہر وائی لگا وٹن اپنے یاد کر اتنا نہ چھپر پیدا کر پہلے آفت زمانے سو فریب
 ولتانی سی تبہا یا آخر کو یون جلا یا رہا ہے اول تو مرا بعث رضی کر دے

لطف و کرم و بندہ نواری کردی	من مرد دل تو وفا ندیدم ہرگز
لے دوست بازمانہ سازی کر دے	مین پہلی ہی سب کچھ جانتا تھا کیسنا

کہتا تھا آپ سے چاہم مین یوسف ل کو گرایا خود کردہ را درانیت جیسا کیا ویسا یا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گہندی نہندی جل رہی کیا بلورستانی	جو متی آتے ہے مستانہ گہنا برستانی
اگلے سال محب لطف کی برسات ہے ماہتہ مین ساغ و لیلو ساہے بزم یاران قح	
نوش ہے ہر ایک نشہ عیش و سرور و ہوش ہے مست گہند مینا ہی ہے کالی گہنا چھوٹا	
پیت تند و ہوشوریت نہ کہ سار آمد	سبکشان مشرودہ کہ ابر آمد و بیا آمد

لب جو سبزہ لہلہا ہے خضر کا جی لہرین و لہر کہ لہا ہے ترشح ہو رہا ہے ابر کرم کدورت
 دہو رہا ہے ہوا کیا کیا اٹھکیوں سی جلتی ہی بدلی کیا کیا رنگ لبتی ہی ایکٹوٹی پہاڑ
 ایک سمت بگلائی قطار ہے گہنگور گہنا چھائی ہے ستونکی بن آئی ہے مور بولی مین
 عقدی لکے کہو لبتی مین شور عدالۃ عاشقانہ ہے جگہ مین طرز آہ بیتا بانہ ہے مینبر

اب ہے دل کو جو ہم غم گہرا
 اب ہے کیادون ہی وہ کریم
 اب ہے شاخون حاضر و غایب
 اب ہے بی بی کا ایک جیسا
 اب ہے بی بی بیٹ ہی آپ جی کی
 اب ہے میری تو شگفتہ کی
 اب ہے میری تو شگفتہ کی
 اب ہے میری تو شگفتہ کی
 اب ہے میری تو شگفتہ کی

اب میں اس کو اپنے دل سے نکال دوں گا
 اب میں اس کو اپنے دل سے نکال دوں گا
 اب میں اس کو اپنے دل سے نکال دوں گا
 اب میں اس کو اپنے دل سے نکال دوں گا

۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳

نہایت

مت ہے ہر ایک مثل شاخ گل سیوید و تن ساغور مست اہوجیت ہے
 پرست ہے متالست ہے زمین باغکو صیقل گر ہوائی آئینہ سان یا صاف
 کیا ہے کہ عکس کل عذار گرویان نسا سوید ہے غرضک کالی گہٹ سے عالم کی باغ
 و مسکان پر گر و مانع بہار ہے آج کل آسمان پر مانع ہے پہاڑ بارہ درمی یا نقش نگار
 گر یا صبح کار ہے محبوب شوخ و طرار ممکن رہے تعریف اس باغ و مسکان کی
 اسکان سے باہر ہی اور قلم و زبان کہنے سے قاصر ہے بلندی عمارت اس
 ہے کہ وقت نظارہ دیکھنے والی کی دستار و تر جائے چیت ایسی صاف کہ نگاہ ناک
 چشمہ عین کے وارسی پار گذر جائے ایک ہی دروازہ کا آدمی کیا اگر بری ہی دیکھی شہید
 ہو فرش زمین طلاس گردون دیکھ کر رشک سے خاک سبر ہو ستون ساق عین میں جہا
 روشنی میں ماہ و پروین ہیں دیوار قصر حسن صفا اسقدر بر نور ہے اگر رخسار جو کہوں
 تو قصور ہے صفائے دیوار رشک عذار جانہ ہے وہ قصر خیم بدور دیکھتے تو صفا
 آئینہ خانہ ہے طیت نہی صفا عمارت کہ در تماشا ایش بہ دیدہ باز نگرد
 نگاہ از دیوار اے ایسا عالم دیکھ کر دلو بیغم دیکھ کر بے اختیار ہوا اور یہ مطلع پر ما
 مطلع وقت مینوشی ہی دے پیمانہ پر پیمانہ ہر گہا اور ٹپی ہے ساتی جا
 مینحا آج آج تو خوب سی شرابین پیچھے بلبو کو جلا جلا کر کباب کچھے اوستا
 ایسا اک جام مے ایسا قی مینوش مجھے | دونوں عالم نظر آئے لگین ہیوش مجھے
 اتنی میں ساتی سیم سا قمعہ ساز و براق حاضر ہوا اور ماتہ بانہ کر عرض کیا
 کہ اب وقت شب آیا ہے ہوا خواہ اس لسی بے ادب آیا مجھ سب طرف ہی سیر
 مینوشی میں کیا دیجے گل شیو غیرت شمع کا فورسی ہے گل مہتاب میں چاندنی کوئی

سوچ کہی کا پہول میر علم ہے چاند نے کی پہول میں ہوتا کا عالم ہے انارو مکی
 فذیلین سفید سفید فیصلین جگنو تارون کی طرح چمکتی ہیں جتنی دیدار خیر چمکتے ہیں
 ساغر گل ہی سیوتے کی ٹل ہے شور ہے غل ہے خاطر جمع سب طرف سے بالکل ہے
 مدکار آواز قفل ہے دو چار پیا بیان بھیجی کلفت مل دور کیجئے منہ عشرت کو
 رونق دیجئے دختر رز کو سرفراز کیجئے پریشان کو خط غلامی لکھ دیجئے گواہی دہر
 قاضی حاشیہ پر کیجئے غم کی کی ہر توڑے ٹوٹی ٹھوٹی عہد پر جو یہ قصہ چند پیمانے
 می پر نکالی کہ سہی ہی ولین جوش نظر آیا سارا عالم ہیوش نظر آیا مسجد پر نیچا نیچا لگانا
 ہوا واعظ جانشین پر پریشان ہوا لڑکی ہر کتبہ خائنین مشجون کی طرح بدستی سے
 شخیان کرنے لگے دوا تو نکے پیمانہ بنا کر مستانہ و آسپین لڑنے لگی دم تحریر
 جو قطرہ نوک قلم سے ٹپکتا ہے نقل پر گزک بنا ہی سطرین کتاب کی موج شراب ہیں
 ہر دائرہ حرف ساغر آفتاب ہیں مدرسہ میخانہ ہے معلم مدرس کی ہاتھ میں پام
 ہے جو طالب علم ہے مستانہ ہے بغل میں قصہ عشق کی کتاب ہے ہاتھ میں ساغر
 شراب ہے اور ہر ایک زاہد کا یہ حال ہے کہ تقوی کا مطلق بہنیں خیال ہے ہن تہ
 جانب میخانہ روان ہے مسانہ وار روان ہے ہر چند و عطر عد بنہر سحاب پر
 نصیحت کرتا ہے گر خپکنے نے برق سے دل اونکا ہر گہری او بہر تہا ہے ہم شغل
 عشرت ہیں امید وار رحمت ہیں معشوق خود کام پاس دل بے دسواس ہے
 مغفرت کی آس ہے سبت یارب مد اقلن کو یہ عشرت نصیب پاکھی عیش
 کو فرقت نصیب ہزار دہا یام بہار یکام ہزاران قح نشان بحر مت خالق گلشن ایجا
 تمام شدہ شرف قلم

اگر کسی کو یہ سب باتیں یاد رہیں تو وہ دنیا کی ہر بات سے بے پروا ہو جائے گا۔
 اگر کسی کو یہ سب باتیں یاد رہیں تو وہ دنیا کی ہر بات سے بے پروا ہو جائے گا۔
 اگر کسی کو یہ سب باتیں یاد رہیں تو وہ دنیا کی ہر بات سے بے پروا ہو جائے گا۔

جو کیا خوب کیا چہرہ رغبت بہین کیا	اپنا دل اپنی خوشی اپنی طبیعت بہین کیا
کیا زینچی کی طرح عشق کیا تھا تھے	مثل یوسف مجھے یا مول لیا تھا تھے
چلاب چین سی آرام کرو جان بچے	اب کسی اور سی پیغام کرو جان بچے
اور سپدا کوئی کلفام کرو جان بچے	اویسی کی عشق میں اب نام کرو جان بچے
تم کرو مجھے گریز اور میں کروں مٹی بناہ	الحی لا حول ولا قوۃ الا باللہ
ہم توجہ ہی نہ کرتے تھے ذرا تم ہو گے	چوم سکتے تھے نقش کف پا تم ہو گے
تا تھے کیا باندہ بنا وہ بہو گے یا تم ہو گے	ناک رگڑا کئے پاؤں پہ سدا تم ہو گے
ایک بوسے کے لئے کرتے تھے منت میری	لاکھوں لیتی تھے ہی بٹائن جیتا میری
مازہ سجاتے تھے وہ دن ہو گئے	آپ میں آپ نے اتنی ہی دن ہو گئے
ہم تھیں ہنسنے لگے تھے دن ہو گئے	بوسہ کیا منہ نہ لگاتے تھے دن ہو گئے
مازہ معشوقن سی عاشق کو نہیں رہتا ہے	یہ غرور آپ پہ اب خاک نہیں پہنچتا ہے
یاد ہے ایک کانی کہی اپنے ضد کی	بچ پر سنج دی اپنے جب جاسی تھی
جی ہی کچھ جانتا ہو جو گزرتی ہو گے	چین سے ایک گہری ہی کٹی گئی تھی
پاؤں پہیلا کئے آرام سے سوتے ہو گے	پہر دن سر زانو پر رکھ کر کہہ کے روکے ہو گے

وہ عمارت انساں نامہ دست نہیں
 پیر اکہنا وہ ناز سبالی بس
 چوڑی لو کا وہ ٹوٹا جلتا
 پیر وہ مہلتے کا کہنا جانا
 ہر بیٹھنے کو سید ہیں سید
 ہاتھ تو میں خدا کی ہر سدا

وہ خاک پر نہ کہ سب کچھ
 نہ میں کے دم چڑھ جا
 نظر آتا تھا حالہ با
 وہ خاک پر نہ کہ سب کچھ
 ماسی وہ سکسکیان
 وہ بدن سننے کے بنا او
 روز شب ل سی جو ہیں
 روز شب ل سی جو ہیں

وہ بی دن پر بھی صدمہ ہو گے
 وہ بی دن پر بھی صدمہ ہو گے
 وہ بی دن پر بھی صدمہ ہو گے
 وہ بی دن پر بھی صدمہ ہو گے

محبوب عالم ہے
محبوب عالم ہے
محبوب عالم ہے
محبوب عالم ہے
محبوب عالم ہے
محبوب عالم ہے
محبوب عالم ہے
محبوب عالم ہے
محبوب عالم ہے
محبوب عالم ہے

گر کہیں تم کو پہچانے چاہا خواہیں	نہجہ ہو کہو ہی اب آپ کی صلا خواہیں
تم ہو کیا پیر و گے میری کیا خواہیں	اب ہی کہتا ہے مری یک زمانہ خواہیں
۲۳	اچھی اچھون کو تمنا ہے کہ یہ بات کرے یک شہون چاہتے ہیں ہمے ملاقات کرے
۲۴	اگلی ہی آپ کا سطح کوئی ہوتا خواہیں کوئی آگے نہ ملا ہوا مطیع فرمان
۲۵	دل میں شرمندہ نہیں ہو کہو کہتی ہو دلیل کوئی سوچا نہ جواب ایک بتائی نہ دلیل
۲۶	ہنسکے ہر کہنے لگے خوب یہ بخش ہی تھے اگلے آئندہ ہوسے اولیٰ جانی تھے
۲۷	عیش بہ ترک کئے اچھے پابند ہوئے حیف کی جا ہی کہ اس پر ہی نہ خرمند ہوئے
۲۸	دل لگی ہم ہی جا ہی کہیں پیدا کرتے غیروں کے ساتھ وہی اس پر تماشا کرتے
۲۹	اگر تو کیا کہوں پس جانے بن جانے کچھ اتنی صورت یہ ہے کیونہ نظر آتے پھر
۳۰	لو بس اب رو ہٹ چکی آؤ گلی لگ جاؤ تھکی تھو چکی مدد نہ اب بکواؤ
۳۱	ابھی یہ قصہ بخش کہیں مشہور نہیں

غزل
ابھی آپ اب اس شہر کا گنہگار ہیں
ابھی آپ اب اس شہر کا گنہگار ہیں
ابھی آپ اب اس شہر کا گنہگار ہیں
ابھی آپ اب اس شہر کا گنہگار ہیں
ابھی آپ اب اس شہر کا گنہگار ہیں
ابھی آپ اب اس شہر کا گنہگار ہیں
ابھی آپ اب اس شہر کا گنہگار ہیں
ابھی آپ اب اس شہر کا گنہگار ہیں
ابھی آپ اب اس شہر کا گنہگار ہیں
ابھی آپ اب اس شہر کا گنہگار ہیں

محبوب عالم ہے
محبوب عالم ہے
محبوب عالم ہے
محبوب عالم ہے
محبوب عالم ہے
محبوب عالم ہے
محبوب عالم ہے
محبوب عالم ہے
محبوب عالم ہے
محبوب عالم ہے

دست پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے

۲۵	اپنی خیر و نیکوئی پر یہ مذکور نہیں	۲۶	اپنی آوازی کی گنتی آپسی چھٹ پڑے
۲۷	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ	۲۸	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ
۲۹	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ	۳۰	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ
۳۱	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ	۳۲	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ
۳۳	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ	۳۴	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ
۳۵	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ	۳۶	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ
۳۷	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ	۳۸	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ
۳۹	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ	۴۰	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ
۴۱	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ	۴۲	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ
۴۳	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ	۴۴	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ
۴۵	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ	۴۶	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ
۴۷	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ	۴۸	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ
۴۹	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ	۵۰	چھین لگی گنتی کلچے سے لپٹ

دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے

دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے
 دشت پیمانی کا ارادہ ہے

۹۳۹۵



۱۹۱۵/۲۳۱

MUSLIM UNIVERSITY LIBRARY
ALIGARH.

This book is due on the date last stamped. An over-due charge of one anna will be charged for each day the book is kept over time. ۱۷۵۹۲
